تصنیف لطیف

حضرت سید خیر الدین معروف شاہ ابو المعالی لاہوری

اردو ترجمہ

ملک فضل الدین نقشبندی مجددی

فنی تدوین

محمد عالم مختار حق

قادری رضوی کتب خانہ ۔ گنج بخش روڈ ۔ لاہور

گیارہواں باب

آنحضرت کے وہ حالات جن کو آپ کی زبانِ حال نے بیان کیا

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو مدرسے میں منبر پر کھڑے ہوکر فرماتے سنا کہ ہر ایک ولی نبی کے قدم پر ہے اور میں اپنے جد بزرگوار جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر ہوں۔ پیغمبر خدا نے نبوت کے قدموں کے علاوہ جو قدم اٹھایا میں نے اپنا قدم وہاں رکھا۔ کیونکہ وہاں نبی کے سوا نبوت کا دعوٰی نہیں ہوسکتا اور اپنے اشعار میں اس لطیف مضمون کو اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

وکُل ولی لہٗ قدم" وانی علی قدم النبی بدر الکمال

؎ ہر ولی را قدم ہست براندازۂ خود

من قدم برقدمِ جدِ خودم در ہمہ جا

شیخ ابومحمد علی ابن ادریس یعقوبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جن اور انسان کا شیخ الگ الگ ہوتا ہے۔ لیکن میں سب کا شیخ ہوں۔

راوی مذکور سے یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت مرض موت میں اپنی اولاد کو فرماتے تھے کہ میرے اور تمہارے اور تمام خلقت کے درمیان زمین وآسمان کا فرق ہے۔ پس نہ کسی کو میرے ساتھ قیاس کرو اور نہ مجھ کو کسی کیساتھ نسبت دو۔(فرد)

؎ بچہ نسبت کنم آں سر و قدِ دل جُورا

ہرچہ گویم بہ از آنست چہ گویم اورا

شیخ ابومسعود احمد بن ابوبکر حریمی عطار اور شیخ ابوعبداللہ محمد بن قاید رحمۃ اللہ علیہم سے منقول ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت منبر پر کھڑے تھے لیکن ابھی تک کچھ نہ آپ نے فرمایا تھا اور نہ ہی قاری نے کچھ پڑھا تھا کہ لوگوں کو وجدِ عظیم ہوگیا۔ شیخ صدقہ اس جگہ حاضر تھے۔ انہوں نے دل میں خیال کیا کہ یہ وجد کس سبب سے ہے تو شیخ صاحب نے انکی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اے شیخ! آج میرا ایک مرید بیت المقدس سے یہاں تک ایک قدم میں آیا ہے اور اس نے توبہ کی ہے اور حاضرین مجلس اس کے مہمان ہیں پھر شیخ صدقہ کو خیال ہوا کہ جس نے بیت المقدس سے لے کر یہاں تک کی مسافت ایک قدم میں طے کی۔ وہ کس بات کی توبہ کرے گا اور اس کو شیخ کی کیا ضرورت ہے پھر آنحضرت نے شیخ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اے شیخ! وہ اس بات کی توبہ کرتا ہے کہ پھر ہوا میں نہ اڑے گا۔ اور وہ اس بات کی احتیاج رکھتا ہے کہ مجھ سے حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی محبت کی تعلیم حاصل کرے۔ (فرد)

آنانکہ بہ تختِ عظمت باتاج اند
در پیشِ درت از دل و جاں محتاج اند

اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا کہ میری تلوار سوتی ہوئی اور کمان چلّے پر چڑھائی ہوئی اور تیر بے خطا اور نیزہ سیدھا اور گھوڑا زین شدہ ہے اور میں خداوند تعالیٰ کی بھڑکتی ہوئی آگ ہوں اور میں احوال کو سلب کرنے والا اور بحر ناپیدا کنار ہوں اور میں محفوظ اور ملحوظ ہوں۔ اے روزہ رکھنے والو اور رات کو قیام کرنے والو اور اے پہاڑوں کے رہنے والو۔ تمہارے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور گرجے والو تمہارے گرجے گر جائیں تم خداوند تعالیٰ کے حکم کی طرف آؤ اور اے راستوں کے بنانے والو۔ اور اے مردو۔ اور اے بہادرو۔ اور ابدالو۔ اور بچو آؤ اور اس بحر ناپیدا کنار سے کچھ حاصل کرلو اور مجھے کہا جاتا ہے کہ اے عبدالقادر

جیلانی کلام کرتا کہ ہم سنیں اور تجھے میرے حق ہونیکی قسم ہے تو کھا پی اور کلام کر اور میں نے تجھے رد ہونے سے محفوظ رکھا۔

دو صاحبوں ابوعثمان صریفنی اور ابومحمد عبدالحق حریمی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ہم نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ اے مشرق سے لے کر مغرب تک زمین کے رہنے والو! اور اے آسمان کے رہنے والو! خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنہ' یخلق مالا یعلمون میں ان میں سے ہوں۔ جن کو تم نہیں جانتے۔ آؤ اور جلدی کرو تاکہ تم مجھ سے کچھ سیکھ لو۔ اور اے اہل عراق! حالات میرے نزدیک سے ہوئے کپڑوں کی طرح ہیں۔ جس کو چاہوں پہناؤں۔ اے غلام! تو ہزار سال سفر کرے اور مجھ سے کوئی کلمہ سنے اور اے غلام! ولایت اور درجے اسی جگہ ہیں۔ اور اسی مجلس میں خلعتیں عطا ہوتی ہیں اور کوئی پیغمبر یا ولی ایسا نہیں جو میری مجلس میں حاضر نہ ہوتا ہو۔[1] جو زندہ ہیں وہ اپنے بدنوں سے اور جو وصال پاگئے ہیں وہ روحوں سے۔ اے غلام تو قبر میں منکر نکیر سے سوال کرتا کہ وہ تجھے وہ میری خبر دیں۔

ابومحمد عبدالغنی اور ابومحمد عبدالعزیز بن ابونصر بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ آنحضرت فرماتے تھے کہ میں امور خلق اللہ کے پیچھے اور تمہاری عقلوں سے پرے ہوں۔ یعنی تمہاری عقلیں مجھ تک نہیں پہنچ سکتیں۔ تمام مردان خدا! جب قضاؤ قدر تک پہنچتے ہیں تو روکے جاتے ہیں مگر مجھے کوئی نہیں روکتا۔ بلکہ جب میں وہاں پہنچتا ہوں تو میرے لیے ایک دریچہ کھول دیتے ہیں اور میں اس میں آتا ہوں۔ ونازعتُ اقدار الحق بالحق للحق یعنی میں حق کیلیے حق کے ساتھ حق کی تقدیروں کے ساتھ جھگڑتا ہوں۔

---

[1] بارگاہِ رسالت میں آپ کی محبوبیت کی بناء پر کہا جاسکتا ہے کہ ارواح پیغمبران علیہم الصلوٰۃ والسلام بطور کرم نوازی تشریف لاتی ہوں گی۔ (م۔ع۔م۔ح)

تو آں شہی کہ کُنی رد قضائے مبرم را
بری زخاطرِ ناشاد محنت و غم را

شیخ علی بن ہیتی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ میں آنحضرت کے ہمراہ خواجہ معروف کرخی کی زیارت کیلیے گیا۔ حضرت شیخ نے فرمایا السَّلام عَلَیْکَ یَاشیخ معروف عبرتنا بدرجۃٍ یعنی ہم سے ایک درجہ بڑھے ہوئے۔ کچھ مدت کے بعد پھر ان کی زیارت کیلیے گئے اور میں بھی ہمراہ تھا۔ پھر کہا السَّلام عَلَیْکَ یَاشیخ معروف عبرناک بہ درجتین یعنی ہم آپ سے دو درجے بڑھ گئے ہیں۔ قبر سے آواز آئی علیک السلام یا سیداھل زماں یعنی سلام ہو تجھ پر اے اہل زمانہ کے سردار۔

نیز راوی مذکور یہ بیان کرتا ہے کہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ اوائل عمر میں اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے تھے کہ عراق میرے سپرد کیا گیا ہے اور کچھ مدت کے بعد فرمایا کہ اب تمام روئے زمین مشرق سے مغرب تک مع پہاڑوں۔ جنگلوں اور نشیب و فراز کے میرے سپرد کی گئی ہے اور اس وقت کے اولیاؤں میں سے کوئی ایسا نہ تھا۔ جس نے ان کی قطبیت کو تسلیم نہ کیا ہو۔

شیخ ابو محمد عبداللطیف بن ابو طاہر بغدادی صوفی سے منقول ہے کہ جب شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کوئی کلام عظیم فرماتے تو اس کے بعد ان کا یہ بھی ارشاد ہوتا کہ جب تم میرے کلام کو سنو تو (صَدَقْتَ) کہا کرو۔ کیونکہ میں ایسی سچی بات کہتا ہوں۔ جس میں شک و شبہہ کی گنجائش نہیں ہوتی۔ جب مجھ سے کہلاتے ہیں تو میں کہتا ہوں اور مجھے دیتے ہیں تو میں تقسیم کرتا ہوں اور جب فرماتے ہیں تو کرتا ہوں۔ میری باتوں کو جھٹلانا تمہارے دین کیلیے زہر قاتل ہے اور دنیا و آخرت کے کھوئے جانے کا سبب ہے۔ میں سیاف اور قتال ہوں اور تم میرے نزدیک بمنزلہ شیشوں کے ہو۔ میں تمہارے ظاہر اور باطن کو دیکھتا ہوں۔

شیخ ابوسعود احمد بن ابی بکر حریمی نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت فرمایا کرتے تھے کہ جب تک آفتاب مجھے سلام نہیں کرتا' طلوع نہیں ہوتا اور سال جب شروع ہوتا ہے تو پہلے مجھے آ کر سلام کرتا ہے اور اس سال کے کل واقعات سے مجھے اطلاع دیتا ہے۔ اور اسی طرح ہر مہینہ اور ہر ہفتہ اور دن میرے پاس آتے ہیں اور سلام کرتے ہیں اور امور شدنی سے مجھے مطلع کرتے ہیں اور مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم ہے کہ تمام سعادت مندوں اور بدبختوں کو میرے سامنے پیش کرتے ہیں اور ہمیشہ میری آنکھ لوح محفوظ کی طرف دیکھتی رہتی ہے اور میں خداوند تعالیٰ کے علم اور مشاہدہ کے دریا کا غواص ہوں اور میں تم پر خداوند تعالیٰ کی حجت ہوں۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وارث اور نائب ہوں۔

شیخ عبدالوہاب اور شیخ عبدالرزاق آنحضرت کے صاحبزادوں سے منقول ہے کہ جب کبھی کوئی نیک بخت آتا ہوا دیکھتے تو آہستہ فرماتے۔ مرحبا بحبیب اللہ اور اگر بدبخت کو آتے ہوئے دیکھتے تو فرماتے۔ وَلَا مرحبا بطرید اللہ اور ہر ایک میں نیک بختی اور بدبختی کی علامت آنجناب کے قول کے مطابق ظاہر ہو جاتی۔

بارہواں باب

آپ کے قول قدمی هٰذہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ کے بیان میں

شیخ ابویعقوب سے منقول ہے کہ میں ۶۳۱ھ میں بغداد میں آیا اور قاضی القضاۃ ابی صالح نصر کی زیارت کو گیا تو دیکھا کہ اپنے جدامجد کے مدرسے میں ایک جماعت کثیر کے حلقے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک نے حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کے اس قول قدمی هٰذہٖ علٰی رقبۃ کُل ولی اللّٰہ کی نسبت ان سے پوچھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے اپنے والد بزرگوار عبدالرزاق اور اپنے چچوں ابوعبدالرحمٰن عبداللہ اور ابوعبداللہ عبدالوہاب اور ابواسحاق ابراہیم سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ہم اس مجلس میں حاضر تھے۔ جس میں آنحضرت نے یہ قول فرمایا اور اس وقت عراق کے بڑے بڑے مشائخ نے جن کی تعداد پچاس سے کچھ اوپر تھی' اپنی گردنیں آگے کیں اور سروں کو جھکا دیا اور شیخ علی ہیتی نے اٹھ کر آنجناب کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھا اور گردونواح میں جو اس وقت مشائخ تھے ان سب کی نسبت ہمیں یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنی گردنوں کو نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ جھکالیا اور کسی نے بھی اس بات سے انکار نہ کیا۔ بلکہ اطراف و جوانب میں اس بات کا اعلان کیا کہ ہمارا گردنوں کو جھکانا شیخ محی الدین عبدالقادر کے فرمودہ قَدَمِیْ هٰذہٖ علٰی رقبۃ کُل ولی اللّٰہ کی خاطر ہے۔

شیخ ابوسعید قیلوی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے منقول ہے کہ جب شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے قَدَمِیْ هٰذِہٖ علٰی رقبۃِ کُل ولی اللّٰہِ فرمایا تھا تو اس وقت خدا تعالٰی نے آنحضرت کے دل پر اور رسول مقبول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے

آپ کے دستِ مبارک پر تجلی فرمائی تھی اور مقرب فرشتوں کی ایک جماعت نے تمام اولیاء متقدمین و متاخرین کے روبرو آنجناب کو خلعت پہنایا اور وہ اولیاء اللہ جو زندہ تھے وہ اپنے جسموں کے ساتھ اس مجلس میں حاضر تھے اور جو وفات پا گئے تھے اپنی روحوں کے ساتھ اس مجلس میں حاضر تھے اور رجال الغیب اور فرشتے آپ کی مجلس کے گرد با ادب کھڑے تھے اور کئی صفیں ہوا میں کھڑی ہوئی تھیں اور روئے زمین پر کوئی ایسا ولی اس وقت نہ تھا۔ جس نے آنخضرت رضی اللہ عنہ کیلئے گردنِ تسلیم خم نہ کی ہو۔

شیخ خلیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا (اور شیخ خلیفہ اکثر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کرتے تھے) اور پوچھا کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے قدمی ھذہٖ علٰی رقبۃ کل ولی اللّٰہ کیوں فرمایا ہے تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کیوں نہ کہے جبکہ وہ قطبِ زماں ہے اور میں اس کا حامی اور مددگار ہوں۔

تیرہواں باب

اس بات کے بیان میں کہ آنحضرت نے یہ کلمہ خداوند تعالیٰ کے حکم سے فرمایا

شیخ ابوالبرکات سے منقول ہے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ میں نے اپنے چچا شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مشائخ متقدمین سے کسی نے یہ کلمہ جو شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہا ہو۔ انہوں نے فرمایا نہیں تو میں نے پوچھا کہ جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اپنے مقامِ فردیّت کو ظاہر کیا ہے۔ تو میں نے کہا کہ ہر زمانے میں ایک فرد ہوتا ہے۔ اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ اس بات پر ان افراد میں سے سوائے آنجناب کے اور کوئی مامور نہیں ہوا۔ پھر میں نے کہا کیا واقعی آپ اس بات پر مامور ہیں تو انہوں نے فرمایا ہاں ٹھیک وہ اس بات پر مامور ہیں کہ اولیاء اللہ کی گردنوں اور رؤسا کے سر پر قدم رکھیں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تاوقتیکہ خدا تعالیٰ نے ان کو حکم نہ دیا۔

شیخ عارف ابومحمد علی ابن ابی ادریس یعقوبی سے منقول ہے کہ جب میرے سردار شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے قدمی هذه علٰی رقبة کل ولی الله فرمایا تو شیخ علی ہیتی نے اٹھ کر آنحضرت کا قدم مبارک پکڑا اور اپنی گردن پر رکھا اور آنحضرت کے دامن کے نیچے ہوئے۔ اس پر بعض اصحاب نے پوچھا کہ آپ نے اس طرح کیوں کیا فرمایا کہ آنحضرت اس قول کے کہنے پر مامور ہیں۔ اور ان کو اس بات کا اذن ہوا ہے کہ اولیائے کرام سے جو اس بات کا منکر ہو اس کو معزول

کریں۔ پس میں نے چاہا کہ آپکے تابعداروں میں سے پہلا ہو جاؤں۔

شیخ ابوالفرح حسن سے منقول ہے کہ جب آنحضرت اس بات پر مامور ہوئے کہ **قدمی ھذہٖ علیٰ رقبۃِ کل ولی اللّٰہ** کہیں تو میں نے دیکھا کہ مشرق اور مغرب میں تمام اولیائے کرام نے گردن ہائے تسلیم کو خم کیا مگر ایک عجمی نے نہ کیا سو اس کا حال جاتا رہا۔

شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی کے صاحبزادے سے منقول ہے کہ ایک دفعہ طفسونج میں میرے والد نے اصحاب کے درمیان گردن جھکالی تو میں نے اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ اس وقت بغداد میں شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے **قدمی ھذہٖ علیٰ رقبۃ کل ولی اللّٰہ** فرمایا ہے۔ اور میں نے اس کی خاطر گردن کو جھکایا ہے۔ اس کے بعد بغداد سے خبر آئی کہ اسی روز شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے اس قول کو فرمایا تھا۔

شیخ عبدالقادر بن عبداللہ سہروردی نقل کرتے ہیں کہ ۵۲۳ھ میں ہم شیخ حماد دباس کی خدمت میں بیٹھے تھے اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ بھی اسی جگہ تشریف رکھتے تھے۔ آنحضرت نے کلام عظیم فرمائی تو شیخ حماد نے نہایت ملائمت سے کہا کہ اے عبدالقادر! آپ نے کلام عظیم اور عجیب فرمائی ہے۔ لیکن مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں اللہ جل شانہٗ نے آپ سے خفیہ تدبیر[1] نہ کی ہو تو آنحضرت نے دستِ مبارک شیخ حماد کے سینے پر رکھ کر فرمایا کہ آپ دل کی آنکھ سے دیکھیں کہ میرے ہاتھ پر کیا لکھا ہوا ہے اور اپنا ہاتھ ان کے سینے سے اٹھالیا۔ اس کے بعد شیخ حماد نے فرمایا کہ میں نے اس میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ اس نے ستر بار خداوند تعالیٰ سے پختہ عہد کرلیا ہے کہ اس کے ساتھ خفیہ تدبیر نہیں کی جائے گی اور پھر فرمایا **لاباس بعدھا ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشآءُ و اللّٰہ ذو الفضل العظیم** یعنی اب کوئی خوف نہیں۔ یہ خداوند تعالیٰ کا فضل ہے دیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ اور وہ بڑے فضل والا ہے۔

---

[1] مکر کا ترجمہ بہ تتبع مولانا احمد رضا خاں بریلوی خفیہ تدبیر کیا گیا (م۔ع۔م۔ح)

وقت کو پائے تو شیخ محی الدین عبدالقادر کی صحبت کو لازم اور ضروری سمجھے۔

شیخ ابوالحسن علی ہیتی اور ماجد کردی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک دن تاج العارفین ابوالوفا رضی اللہ عنہ منبر پر وعظ فرما رہے تھے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ان کی مجلس وعظ میں آئے اور شیخ صاحب اس وقت جوان تھے اور اول ہی اول بغداد میں آئے تھے۔ تاج العارفین ابوالوفا نے فرمایا کہ اس جوان کو مجلس سے باہر لے جاؤ اور وعظ میں مشغول ہو گئے۔ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ پھر آئے۔ پھر فرمایا کہ اس جوان کو باہر لے جاؤ' پھر جب تیسری مرتبہ آنحضرت تشریف لائے تو تاج العارفین نے منبر سے اتر کر آپ کو بغل میں لیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دے کر فرمایا کہ اے لوگو! خدا کے ولی کیلیے اٹھو۔ میں نے اس جوان کو جو باہر لے جانے کا حکم دیا تھا تو اس سے اسکی ذلت اور اہانت مقصود نہ تھی بلکہ میری یہ مراد تھی کہ تم اس سے واقف ہو جاؤ اور مجھے اپنے معبود کی عزت کی قسم ہے کہ میں اسکے سر پر ایک ایسا نور دیکھتا ہوں جس کی شعاعیں مشرق اور مغرب سے بھی گذر گئی ہیں۔

اس کے بعد فرمایا۔ اے شیخ عبدالقادر! آج ہمارا وقت ہے۔ پھر تیرا وقت ہوگا اور یہ کہ ہر ایک مرغ آواز دے کر چپ ہو جاتا ہے۔ لیکن تیرا مرغ قیامت تک آواز کرتا رہے گا اتنا کہہ کر اپنا پیالہ اور پیراہن اور تسبیح اور عصا آنحضرت کو دیا اور جب مجلس ختم ہوئی تو منبر سے اتر کر آنحضرت کا دست مبارک پکڑا اور کہا کہ اے شیخ عبدالقادر! تجھ پر ایک وقت آئے گا۔ اس وقت مجھے یاد رکھنا اور اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیر کر کہا اس بڈھے کو فراموش نہ کرنا۔

شیخ عمر بزاز فرماتے ہیں کہ وہ تسبیح جو تاج العارفین نے شیخ عبدالقادر کو عنایت فرمائی تھی' زمین پر رکھنے سے دانہ دانہ ہو کر بکھر جاتی تھی اور آنحضرت کی وفات کے بعد پیراہن کے تکمہ میں پائی گئی اور اس کو شیخ علی ہیتی نے لے لیا اور ان سے شیخ محمد بن قائد نے لی اور اس پیالے میں یہ خاصیت تھی کہ اگر کوئی شخص